عدل

قولہ تعالی: ان اللہ یامر بالعدل والاحسان وایتائی ذی القربی وینھی عن الفحشاء والمنکر والبغی یعظکم لعلکم تذکرون (نحل)

گذشتہ ''ترجمۃ القرآن'' کے تحت مذکورہ آیت کی جامعیت اور اہمیت پر گفتگو کی گئی تھی اب اس آیت میں جن احکام اور اوامر اور نواھی کو بیان کیا گیا ہے ان کی تفصیل بیان کرنا چاہتے ہیں۔

اس آیت میں تین چیزوں کا حکم دیا گیا ہے اور تین چیزوں سے منع کیا گیا ہے۔ ۱) عدل: سب سے پہلی چیز جس کا حکم دیا گیا وہ ہے عدل۔ اس لفظ کے اصلی اور لغوی معنی برابر کرنے کے ہیں، اس کی مناسبت سے حکام کا لوگوں کے نزاعی مقدمات میں انصاف کے ساتھ فیصلہ ''عدل'' کہلاتا ہے۔ قرآن حکیم میں '' ان تحکموا بالعدل '' اسی معنی کیلئے آیا ہے۔ اور اس لحاظ سے لفظ عدل افراط وتفریط کے درمیان اعتدال کو بھی کہا جاتا ہے اور اسی کی مناسبت سے بعض ائمہ تفسیر نے اس جگہ لفظ عدل کی تفسیر ظاہر و باطن کی برابری سے کی ہے یعنی جو قول یا فعل انسانی کے ظاہری اعضاء سے سرزد ہو اور باطن میں بھی اس کا وہی اعتقاد اور حال ہو۔ اور اصل حقیقت یہی ہے کہ یہاں لفظ عدل اپنے عام معنی میں ہے جو ان تمام صورتوں کو شامل ہے جو مختلف ائمہ تفسیر سے منقول ہیں ان میں کوئی تضاد یا اختلاف نہیں۔ مشہور مفسر ابن عربیؒ فرماتے ہیں۔ کہ عربی زبان میں عدل کا معنی ہے برابری کرنا لیکن مختلف نسبتوں سے اسکا مفہوم مختلف ہو جاتا ہے۔ مثلا عدل کا پہلا مفہوم یہ ہے کہ انسان اپنے نفس اور اپنے خالق و مالک کے درمیان عدل کرے تو اس کا مفہوم یہ ہوگا کہ اللہ تعالی کے حق کو اپنے نفس کے حق پر اور اس کی رضامندی اور خوشنودی کو اپنی خواہشات پر مقدم جانے اور اس کے احکام کی تعمیل اور اس کی ممنوعات ومحرمات سے مکمل اجتناب کرے۔

دوسرا عدل یہ ہے کہ آدمی خود اپنے نفس کے ساتھ عدل کا معاملہ کرے وہ یہ ہے کہ اپنے نفس کو ایسی تمام چیزوں سے بچائے جن میں اس کی جسمانی یا روحانی ہلاکت ہو، اس کی ایسی خواہشات کو پورا نہ کرے جو اس کے لئے انجام کے لحاظ سے مضر ہوں اور قناعت وصبر سے کام لے نفس پر بلاوجہ زیادہ بوجھ نہ ڈالے

(باقی آئندہ)

مولانا محمد اکرم رحمانی
مدرس جامعہ سلفیہ

بہترین اور بدترین حکمران کون؟

عن عوف بن مالک رضی اللہ عنہ قال سمعت رسول اللہ ﷺ یقول خیار ائمتکم الذین تحبونھم ویحبونکم. وتصلون علیھم ویصلون علیکم وشرار ائمتکم الذین تبغضونھم ویبغضونکم ، تلعنونھم ویلعنونکم . قال قلنا یا رسول اللہ افلا ننابذھم ؟ قال لا ما اقاموا فیکم الصلوٰۃ لا ما اقاموا فیکم الصلوٰۃ (رواہ مسلم، کتاب الامارۃ)

ترجمہ: حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ تمہارے بہترین حکمران وہ ہیں جن سے تم محبت کرو اور وہ تم سے محبت کریں۔ تم انکے حق میں دعائے خیر کرو۔ اور وہ تمہارے حق میں دعائے خیر کریں۔ اور تمہارے بدترین حکمران وہ ہیں جن کو تم ناپسند کرو اور وہ تمہیں ناپسند کریں تم ان پر لعنت کرو، وہ تم پر لعنت کریں۔ راوی بیان کرتا ہے کہ ہم نے کہا اے اللہ کے رسول کیا ہم ان کی بیعت توڑ کر ان کے خلاف بغاوت نہ کریں؟ آپ نے فرمایا نہیں جب تک وہ تمہارے اندر نماز قائم کرتے رہیں، نہیں جب تک وہ تمہارے اندر نماز قائم کرتے رہیں۔

قارئین کرام: مذکورہ بالا حدیث میں بہترین اور بدترین حکمرانوں کی نشاندہی کر دی گئی ہے۔ بہترین اور اچھے حکمران وہ ہیں جو عوام کے خیر خواہ اور عدل وانصاف مہیا کرنے والے ہیں ان کے لئے عوام دعائیں کرتے ہیں اور یہ عوام کیلئے دعائیں کرتے ہیں۔

اور بدترین حکمران وہ ہیں جن کو صرف اپنے اقتدار اور مفادات سے غرض ہوتی ہے۔ عوام کو عدل وانصاف مہیا کرنے اور ان کی مشکلات حل کرنے سے انہیں کوئی دلچسپی نہیں ہوتی۔ سب لوگ ان پر لعنت بھیجتے ہیں۔

حکمرانوں کو دراصل عدل وانصاف کرنے کی ترغیب دلائی گئی ہے کیونکہ عند اللہ اور عند الناس محبوب بننے کا یہی طریقہ ہے۔

اور دوسری بات جو مذکورہ حدیث سے ثابت ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ ظالم حکمران بھی جب تک کفر صریح کا ارتکاب نہ کریں اور شعائر اسلام بالخصوص نماز کی پابندی کریں ان کے خلاف خروج وبغاوت کی اجازت نہیں کیونکہ بغاوت میں فوائد کی بجائے نقصانات کا زیادہ احتمال ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ عالم اسلام کو عادل اور نیک حکمران نصیب فرمائے آمین۔